بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۰

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ٭ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم یکشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۱ | ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۲۶ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۲۸ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۰۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۲۷ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں —— سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کو پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن ہلکا سا بخار رہتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

آج بروز جمعہ صبح ۷ بجے جناب مولوی ابو العطاء جالندھری کے ہاں خدا تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

قادیان میں ہیضہ کی شکایت کی خبر پاکر ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ضلع گورداسپور ڈلہوزی سے تشریف لے آئے تھے۔ کل محلہ دارالرحمت میں جاکر حالات دریافت کئے۔ اور احتیاطی تدابیر کے بارہ میں ہدایات جاری

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۶ شعبان ۱۳۶۲ھ

پہلی نازل شدہ کتب کی صحیح تفسیر بتانے والے نبی

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ :-

" اگر کتاب احکام شرعیہ کا نام ہے۔ اور وہ نبی ان معنوں میں صاحب کتاب نہ تھے۔ جنہوں نے لوگوں کو نہ تو جدید احکام سنائے اور نہ ہی کوئی شریعت لائے تو ان حالات میں ان کی غرض بعثت کیا تھی۔ اور ان کے الہامات جن میں احکام شریعت جدیدہ نہ تھے۔ کس قسم کے تھے ؟"

اس کے جواب میں مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ :-

" بعض انبیاء کرام پہلی نازل شدہ کتاب کی صحیح تفسیر بتانے اور تنفیذ احکام کے لئے مبعوث ہوتے تھے۔ غور سے پڑھیئے یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (سورہ مائدہ) ان کے الہام کا مقصد کلام اللہ سابق کی تفہیم کرنا تھا۔"

(اہلحدیث ۱۳ اگست)

مولوی صاحب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اس سوال پر بھی روشنی ڈالیں۔ کہ جب پہلے انبیاء کرام پر نازل شدہ کتابوں کی صحیح تفسیر بتانے کے لئے نبی مبعوث ہوتے تھے۔ جو جدید شریعت نہ لاتے تھے اور کلام اللہ سابق کی تفہیم کے لئے ان پر الہام بھی نازل ہوتا تھا۔ تو یہ سلسلہ اب کیوں بند ہو گیا۔ کیا اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ اب کیوں قرآن کریم صحیح تفسیر کی احتیاج باقی نہیں۔ پہلے انبیاء پر نازل شدہ کتابوں کی صحیح تفسیر کے لئے جب ایسے انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ جو کوئی کتاب نہ لاتے تھے۔ تو اب قرآن شریف کے بعد ایسے نبیوں کی بعثت کے بند ہو جانے کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سابقہ کتب سماویہ کے اندر تو ایسے ایسے روحانی اسرار و معارف اور آئندہ زمانوں سے تعلق رکھنے والی عظیم الشان پیشگوئیاں اور علوم الٰہیہ کے ایسے مخفی خزائن ہوتے تھے۔ کہ جن کی وضاحت اور جن کا علم بغیر اس کے ممکن نہ تھا۔ کہ صاحب کتاب نبی کی وفات کے بعد بھی ایسے نبی آتے رہیں۔ جو اللہ تعالےٰ سے الہام پاکر ان سے لوگوں کو اطلاع دیتے رہیں۔ لیکن قرآن شریف نعوذ باللہ مولوی صاحب کے نزدیک ایسی کتاب نہیں کہ اس کے اندر کوئی ایسے روحانی خزائن مخفی ہوں جن سے مطلع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی خبر پانیوالے کی ضرورت ہو۔ مولوی صاحب بنظر انصاف غور فرمائیں۔ کہ یہ جو کچھ وہ سمجھ رہے ہیں قرآن کریم کی فضیلت ثابت کرنے والی بات ہے۔ یا اسکی شان کو گھٹانے والی ؟

اسی ضمن میں ایک اور سوال بھی ہے۔ ایسے انبیاء کو جو صرف پہلی نازل شدہ کتاب کی صحیح تفسیر بتانے اور تنفیذ احکام کے لئے مبعوث ہوتے تھے۔ اور جن کے الہام کا مقصد کلام اللہ سابق کی تفہیم کرنا تھا۔ آپ نبی کس بناء پر کہتے ہیں۔ ان کی وہ کونسی خصوصیت ہے جو انبیاء سے مخصوص ہے اور جس کی وجہ سے آپ مجبور ہیں۔ کہ ان کو نبی کہیں ؟ اگر صرف وہ الہام جو کلام اللہ سابق کی تفہیم کے لئے ان پر نازل ہوتا تھا۔ آپ کے نزدیک ان کی نبوت کا ثبوت ہے۔ تو اب اگر کسی پر ایسا الہام نازل ہو جس کا مقصد کلام اللہ (قرآن کریم) کی تفہیم ہو۔ تو آپ ایسے شخص کو نبی تسلیم کرینگے یا نہیں ؟ اور

حضرت احمد سرہندیؒ اور حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کے کشوف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک کشف حسب ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے :-

" اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسے بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تصنیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر مجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ تذکرہ صفحہ ۲۰-۲۱)

بعض مخالفین سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خواب میں حضرت پنج تن کو دیکھنے اور بتول فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے سامنے ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ خواب کا معاملہ انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ بیداری کے احکام خواب کی حالت پر نہیں لگ سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف پر اعتراض کرنے والے حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے مندرجہ ذیل خواب کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی۔ دفتر سوم مکتوب ۱۰۶ میں لکھتے ہیں :-

" سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فقیر کے لئے اجازت نامہ لکھا ہے جس طرح کہ مشائخ کی عادت ہے۔ کہ اپنے خلفاء کیلئے لکھتے ہیں۔ اور فقیر کے حاجتمندوں میں سے جو ایک یار بھی جو اس معاملہ میں ہے۔ اس اثناء میں ظاہر ہوا۔ کہ اس اجازت نامہ کے اجراء میں تھوڑا سا فتور ہے۔ اس فتور کی خاص وجہ بھی اسی وقت معلوم ہو گئی۔ وہ یار جو اس خدمت کا پیشکار ہے۔ دوبارہ اس اجازت نامہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ اور آنحضرت نے اس اجازت نامہ کی پشت پر دوسرا اجازت نامہ لکھا یا لکھوایا یہ تشخیص نہیں ہوا لیکن آنحضرت کی نسبت یہ معلوم ہے کہ لکھنے کے بعد اپنی مہر سے مزین فرمایا ہے۔ اس اجازت نامہ کا مضمون یہ ہے۔ کہ دنیا کے اجازت نامہ کے عوض آخرت کا اجازت نامہ دیا ہے۔ اور مقام شفاعت میں نصیبہ عطا فرمایا ہے۔ اور کاغذ بھی بہت لمبا ہے۔ اور اس میں سطریں بہت سی لکھی ہیں۔ میں اس یار سے پوچھتا ہوں کہ پہلا اجازت نامہ کیسا ہے۔ اور دوسرا اجازت نامہ جو لکھا ہے وہ کونسا ہے۔ میں اس وقت معلوم کرتا ہوں۔ کہ میں اور آنحضرتؐ باہم ایک ہی جگہ میں ہیں۔ اور باپ بیٹے کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور آنحضرت اور ان کے اہل بیت مجھ سے بیگانے نہیں ہیں۔ میں اس کاغذ کو لپیٹ کر اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر محرم فرزندوں کی طرح ان کے حرم شریف میں داخل ہوا ہوں۔ امہات المومنین مومنوں کی ماؤں میں سے بڑی ماں (حضرت خدیجۃ الکبریٰ) مجھے آنحضرت کے حضور میں بعض بعض خدمات بڑے اہتمام سے فرماتی ہیں اور رکھتی ہیں۔ کہ میں تیرا انتظار کرتی تھی۔ اس طرح اس طرح کرنا چاہیئے۔ اسی اثناء میں افاقہ ہو گیا "

(صفحہ ۲۸۰-۲۷۹)

خاکسار :- غلام محمد سابق مبلغ ماریشس

کیا آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش میں تبدیلی کے مجاز نہیں؟

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے مطالبہ کے ساتھ یہ تجویز بھی مسلمانوں کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ کہ آریہ سماجی خود ہی چودہویں سمُلاس کے دل آزار الفاظ کو تبدیل کر دیں۔ اس کے متعلق آریہ اخبارات نے لکھا ہے کہ ستیارتھ پرکاش میں اصلاح صرف اس کا مصنف ہی کر سکتا تھا۔ ہم اس کے مجاز نہیں۔ مگر افسوس کہ اس قسم کی باتیں وہی لوگ زبان پر لاتے ہیں۔ جو اصلاح حال کے متمنی نہیں۔

جو کتاب کسی رشی کی تصنیف نہیں۔ بلکہ محض ایک اُپدیشک - ایک لیڈر آچاریہ یا بزرگ سنیاسی کی لکھی ہوئی ہو اس میں اگر اصلاح حال کی خاطر مناسب ترمیم کر دی جائے۔ تو کیا حرج ہے؟ ستیارتھ پرکاش کسی ملہم یا رشی کی تصنیف تو نہیں۔ بے شک جناب پنڈت دیانند صاحب سنیاسی تھے۔ سوامی تھے سنسکرت کے ودوان، ویدوں کے بھاشیہ کار اور مفسر تھے۔ مگر وہ رشی نہ تھے۔ اگر وہ رشی یا ملہم ہوتے۔ تب تو ہم ان کی کسی کتاب میں تبدیلی کرنے کا دوسروں کو مجاز نہ سمجھتے۔ مگر جس حالت میں کہ وہ خود رشی ہونے سے انکاری ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں ستیارتھ پرکاش میں کافی تبدیلیاں کیں۔ اور بڑے بڑے اہم عقائد و اصول میں بھی تبدیلی سے دریغ نہیں فرمایا۔ ستیارتھ پرکاش کے پہلے ایڈیشن میں کئی ایسے اہم مسائل درج تھے جو دوسرے ایڈیشن کے وقت کلیۃً حذف کر دئے گئے۔ اور ہمارے آریہ بھائی اس سے ناواقف نہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ بانئ آریہ سماج نے اپنے ہاتھوں ستیارتھ پرکاش میں اتنی کھلی کھلی تبدیلیاں کی تھیں۔ کہ دوسرا ایڈیشن پہلے سے قطعی مختلف ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ مصنف نے خود اگر تبدیلی کی۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ دوسروں کو بھی اس کا حق حاصل ہو گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ گذشتہ پچاس سال میں ان کے بزرگوں سوامیوں آچاریوں اور سماج کے بلند پایہ عہدہ داروں اور ادھیکاریوں نے آریہ سماج کے مخالفوں کے علمی اور مذہبی اعتراضوں سے بچنے کے لئے اسی ستیارتھ پرکاش میں کئی تبدیلیاں کیں۔ پس جب مخالفین کے اعتراضوں کی زد سے بچنے کے لئے ستیارتھ پرکاش میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ ملک میں امن وامان کے قیام کی خاطر اور ملک کی مختلف اقوام میں خوشگوار فضا پیدا کرنے کی خاطر اس میں ایسی تبدیلی روا نہ رکھی جائے جو صرف چند الفاظ تک محدود ہو۔ اور جس کی وجہ سے جناب سوامی صاحب کے کسی سدھانت عقیدہ یا مفہوم میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آسکے؟

آریہ سماجیوں کی طرف سے ستیارتھ پرکاش میں بعض تبدیلیوں کی چند مثالیں ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے پہلے جو ستیارتھ پرکاش جناب سوامی دیانند صاحب نے لکھی تھی۔ وہ ۱۸۷۵ء میں لکھی گئی۔ اور ۱۸۷۵ء میں بمقام بنارس شائع ہوئی۔ اس کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن الہ آباد میں ۱۸۸۳ء میں تیار ہوا۔ اور وہ ابھی چھپ ہی رہا تھا۔ کہ جناب سوامی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ دوسرا ایڈیشن ۱۸۸۴ء میں یعنی آپ کی وفات کے بعد شائع ہوا۔

ابھی اس کو شائع ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ کہ اس میں آریوں کو بہت سی غلطیاں نظر آنے لگیں چنانچہ پنڈت لیکھرام صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب وغیرہ نے ذمہ وار آریہ سماجی اصحاب کو توجہ دلائی اور خود بھی ان غلطیوں کی ایک لمبی فہرست "پرو پکارنی سبھا" میں پیش کی۔ چنانچہ وہ غلطیاں درست کر دی گئیں جیسا کہ ستیارتھ پرکاش کے پانچویں ایڈیشن کے ٹائٹل پیج پر مہتمم کی طرف سے ۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو مندرجہ ذیل شائع شدہ سطور سے ظاہر ہے:۔

"یہ ایڈیشن پہلے سمُلاس سے بارھویں سمُلاس کے آخر تک مندرجہ ذیل کاپیوں سے مقابلہ کر کے شائع کیا جاتا ہے۔ دونوں اصلی کاپیاں۔ دوسرا تیسرا اور چوتھا ایڈیشن اور اس کے علاوہ پنڈت لیکھرام اور لالہ آتمارام جی نے جو مہربانی کر کے چھاپے وغیرہ کی غلطیاں اور دیگر گرنتھ کے حوالوں کی ایک فہرست دی تھی۔ ان سب کو سامنے رکھ کر ضرورت کے مطابق اس میں مناسب اصلاح کر دی گئی ہے۔ ایک دو امر کے بارہ میں باہر کے سماجی ودوانوں سے بھی رائے لی گئی ہے الخ"

(منقول از ستیارتھ پرکاش آٹھواں ایڈیشن مصنفہ پنڈت اکھلانند جی سناتنی)

یہ اعلان اس امر کی بین دلیل ہے۔ کہ اس کتاب میں خود ذمہ وار آریہ سماجی اصحاب نے کافی اصلاح کی ہے۔ ابھی بس نہیں بلکہ اس کے ایک سال بعد ۱۸۹۹ء میں آریہ سماج کے مشہور اور ذمہ وار لیڈر منشی جیونداس صاحب سیکرٹری آریہ سماج لاہور نے ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ یہ ترجمہ سلیس اردو میں نہ تھا۔ بلکہ ہندی عبارت اور اردو حروف میں شائع کیا گیا تھا۔ اس ایڈیشن میں منشی صاحب موصوف نے بھی حسب ضرورت ردو بدل سے دریغ نہ فرمایا۔ جیسا کہ ان کے دیباچہ کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

(۲) "مصنف کا منشا اور سدھانت صاف صاف لفظوں میں ظاہر کرنا اس ترجمہ کا خاص مقصد سمجھا گیا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے مصنف کے گمبھیر آشا (گہرے خیالات) کو واضح کرنے کیلئے بہت سے مقامات میں اصل عبارت کو بدل کر لکھنا پڑا ہے۔

(۳) جہاں کہیں کوئی مضمون نامکمل معلوم ہوا اس کی کمی بھومکا اور سنسکار ودھی کتب سے پوری کر دی گئی ہے۔ نیز مشتبہ فقروں کو بھومکا وغیرہ کی مدد سے صاف اور واضح کر کے لکھا گیا ہے۔

(۴) جہاں کہیں ستیارتھ پرکاش میں سنسکرت شلوکوں کے ارتھ غلطی سے چھاپہ وغیرہ سے اشدھ چھپے ہوئے معلوم ہوئے انکو درست کر کے لکھا گیا

(۵) کہیں کہیں اصل مضمون کی تشریح کے لئے فٹ نوٹ بھی لگائے گئے ہیں۔ اور متن میں بھی کہیں کہیں مضمون کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کچھ عبارت اپنی طرف سے بڑھا کر لکھی گئی ہے مگر ایسی عبارت پر امتیاز کے لئے مترجم کا لفظ لکھا گیا ہے

(۶) کہیں کہیں کچھ ضمنی عبارتیں متن میں سے نکال کر تحت صفحہ میں دی گئی ہیں۔ کیونکہ درمیان میں رہنے سے اصل مضمون نظر انداز ہو کر آسانی سے سمجھا نہیں جاتا تھا۔ سوا اس کے بہت سی جگہ جہاں شلوکوں وغیرہ کے ارتھ کی عبارت اصل عبارت سے علیحدہ معلوم نہیں ہوتی تھی۔ وہاں اس کو ترجمہ میں ایسے طور پر لکھا گیا ہے۔ کہ ان دونوں میں صاف صاف فرق معلوم ہو۔

(۷) سہو کاتب یا چھاپہ وغیرہ کے ارتھ وغیرہ کی جو سینکڑوں غلطیاں ستیارتھ پرکاش میں شروع سے ہوتی چلی آئی ہیں۔ اور جن سے اب تازہ ایڈیشن بھی خالی نہیں۔ ان کو بہت غور و فکر اور تحقیقات کے بعد درست کر کے لکھا گیا ہے۔

(۸) بعض جگہ ترتیب مضمون کے لحاظ سے کچھ فقروں کو آگے پیچھے بھی کیا گیا ہے۔ تا کہ مضمون مسلسل ہو جائے۔

(۹) جہاں کوئی سنسکرت پرمان اصل پستک میں سہواً درج ہونے سے رہ گیا۔ اور ارتھ اس کا لکھا گیا تھا اسکو تلاش کر کے ترجمہ میں درج کر دیا ہے۔ اور کئی پرمانوں کے غلط نمبروں کو بھی درست کر دیا گیا ہے"

۱۸۹۸ء میں ستیارتھ پرکاش میں ایک نہایت ذمہ وار آریہ سماجی لیڈر کا اس طرح کھلی کھلی تبدیلیاں کر دینا کیا اس امر کی ناقابل تردید دلیل نہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش ابتدا ہی سے ذمہ وار آریہ سماجی لیڈروں کا تختۂ مشق بنی رہی ہے؟ اور کیا یہ اس امر کا واضح ثبوت نہیں کہ آریہ سماجی اصحاب ستیارتھ پرکاش میں تغیر و تبدل ناجائز نہیں سمجھتے؟

اور دیکھئے ۱۸۹۸ء کے بعد بھی آریہ سماجیوں کے نزدیک ستیارتھ پرکاش اصلاح کی محتاج نظر آئی۔ اور اس میں بعد ازاں بھی حسب ضرورت اصلاح کی جاتی رہی۔ بطور نمونہ جناب سوامی صاحب کی کتب شائع کرنیوالی انجمن "پرو پکارنی سبھا" اجمیر کے سیکرٹری کا مندرجہ ذیل اعلان جو عرصہ ہوا آریہ اخبارات میں شائع ہوا تھا ملاحظہ ہو۔ جو اس امر کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔ کہ ذمہ وار آریہ سماجیوں کے نزدیک ستیارتھ پرکاش میں تبدیلی یا ردوبدل جائز ہے۔ اعلان یہ ہے:۔

"عام طور پر سماجوں سے شکائتیں آئی ہیں اور آتی رہتی ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے حوالجات کے پتے وغیرہ میں چھاپہ وغیرہ کی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ کئی مہاشے دوسری قسم کی غلطیاں بھی بتلاتے ہیں کہ جو مخالفین سے بحث مباحثہ کرتے وقت معلوم ہوتی ہیں۔ اس گڑبڑ کو دور کرنے کیلئے سبھا نے ستیارتھ پرکاش کو شدھ (غلطیوں سے پاک) کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔ اس لئے تمام آریہ سماجوں اور آریہ سماجی اصحاب خاصکر آریہ ودوانوں اور اپدیشکوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی رائے سے جلد اطلاع دیں کہ انہیں ستیارتھ پرکاش میں کس قسم کی غلطیوں کی اصلاح مطلوب ہے۔ جس قسم کی غلطیاں مذکورہ بالا کتاب میں جن مہاشوں کو معلوم ہوں جلد ہی سبھا کے دفتر میں لکھ کر بھیجدیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

ہربلاس شاردا

سہائک منتری شریمتی پروپکارنی سبھا اجمیر

(از اخبار مسافر آگرہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء و رسالہ ویدپرکاش میرٹھ اگست ۱۹۰۸ء (منقول از رسالہ برہمن سرو مورخہ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۶۳۵)

ہمارے آریہ سماجی بھائی خود ہی غور فرمائیں۔ کیا آریہ سماج کی اس ذمہ وار اور با اختیار سبھا کیطرف سے یہ اعلان اس امر کا واشگاف ثبوت نہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ کیا اس قسم کے اعلان اس بات کے جواز کے لئے کافی نہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں مناسب تبدیلیاں ہو سکتی ہیں؟ نہ صرف حوالجات میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ بلکہ "دوسری قسم کی غلطیوں" کو بھی درست کیا جاسکتا ہے ۔ (باقی)

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۶۹۰۲ منکہ احمد محمود نصر اللہ خان ولد چوہدری احمد شکر اللہ خان صاحب عزیز قوم جٹ ساہی پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ماہ وفا مطابق ۱۳۲۲ھ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرے والد ماجد چوہدری شکر اللہ خان صاحب عزیز بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہیں۔ اور تمام خاندان کے کفیل ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو مجھے باٹا شو کمپنی سے ملتی ہے۔ جہاں میں ملازم ہوں۔ تنخواہ تخمیناً مبلغ ۲۲ روپے ہفتہ کی شرح سے مجھے ماہوار ہوتی ہے۔ اور اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے۔ الحال حسب رضا و رغبت خود بقائمی ہوش و حواس خمسہ بصحت جسمانی اپنی آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے اقرار کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا چونکہ اس آمد میں کمی و بیشی کا احتمال ہے حسب حال کمی بیشی وغیرہ کی نسبت سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کی خدمت میں اطلاع کرتا رہونگا۔ اور کمی و بیشی کے لحاظ سے حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ اور بفضلہ تعالےٰ میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا یا حاصل کرونگا بذریعہ خرید یا وراثت یا ہبہ وغیرہ تو ایسی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری موت پر جو بھی میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ البتہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر کوئی رقم (منجملہ قیمت حصہ وصیت شدہ) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے باقاعدہ رسید حاصل کرلوں گا۔ تو وہ رقم منجملہ قیمت حصہ وصیت شدہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منہا کرکے بقایا رقم کا صدر انجمن احمدیہ مطالبہ کریگی۔ بہرحال دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ دین کو دنیا پر مقدم کرنے اور ہر شعبہ حیات میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق وثیق مرحمت فرمائے اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی منعم علیہم مومنین میں بندہ کا شمار فرمائے۔ اور اپنی رضا کا وارث بنائے رکھے۔ اور حسنات دارین سے مالا مال فرمائے چنانچہ بصورت وثیقہ ہذا وصیت نامہ تحریر کر دیا ہے کہ سند رہے۔ تا بوقت ضرورت کام آئے۔

العبد۔ چوہدری احمد محمود نصر اللہ خان باٹا شو جلو لاہور گواہ شد۔ چوہدری احمد نصر اللہ خان ڈسکہ۔ گواہ شد۔ چوہدری شکر اللہ خان مدرس تحریک ڈسکہ

نمبر ۶۸۳۶ منکہ سید پیر شاہ ولد سید امیر شاہ صاحب مرحوم قوم سید پیشہ پنشنر عمر تخمیناً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن بھمبلہ ڈاک خانہ بھاگ نگر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد زمین رہن قریباً پانچ بیگہ ہے۔ منجملہ اس کے اڑھائی بیگہ اراضی اپنی بیوی کو بطور حق مہر دی ہوئی ہے۔ اور اڑھائی بیگہ زمین مالیتی آٹھ صد روپیہ میرے قبضہ میں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

علاوہ ازیں میری ماہوار آمد مبلغ سات روپے ہے۔ میں تازیست اپنی اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

نیز میری وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط

المرقوم ۱۱ ماہ جون ۱۹۴۳ء

العبد۔ سید پیر شاہ ساکن بھمبلہ ضلع گجرات۔ گواہ شد سید محمد یوسف شاہ پسر موصی گواہ شد۔ سید فضل شاہ بھمبلہ ضلع گجرات

نمبر ۶۸۹۵ - منکہ محمد اسحاق ارشد ولد مستری محمد اسمٰعیل صاحب گھڑی ساز قوم وائوں راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بزرگوار بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ موجودہ حالات میں ۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری زندگی میں یا وفات کے بعد میری کوئی جائداد پیدا ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو دیتا رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس کے علاوہ جو جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع بھی دفتر کو دیتا رہونگا۔

العبد۔ محمد اسحٰق ارشد کارکن میک ورکس قادیان گواہ شد۔ بشیر احمد سیالکوٹی محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد عطا محمد

تحریک جدید میں دوسرے کیطرف سے چندہ

جو شخص اللہ تعالےٰ کے فضل سے تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ اور اسے اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی ہے۔ کہ وہ اپنے والدین بھائی بہن بیٹے یا اور دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے تحریک جدید کا چندہ ادا کرکے ان کو بھی ثواب میں شامل کرے۔ تو اس کے لئے ایسا کرنے کا راستہ کھلا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ تحریک جدید میں کسی کی طرف سے شمولیت کے لئے کم سے کم پانچ روپے سالانہ کی حد معین ہے۔ اور ایک آنہ سالانہ اضافہ کے ساتھ نو سال کے ۴۷/۴ روپے بنتے ہیں۔ جن دوستوں نے کسی غلط فہمی کی بناء پر مثلاً نو سال کے بیس روپے ارسال کئے ہوں۔ تو اسے چاہیئے کہ وہ کم سے کم باقی رقم مبلغ ۲۷/۴ روپے اور ارسال کرے اپنے عزیز کو شامل کرے۔ مبلغ ۲۰ روپے صرف ۴ سال کا چندہ سمجھا جا سکتا ہے۔

پس ایسے دوست جو اپنے عزیزوں کی طرف سے چندہ دینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ کم سے کم پانچ روپے سالانہ اور ایک آنہ سالانہ اضافہ کرکے ادا کریں۔ تا ان کے رشتہ دار باقاعدہ اس جہاد میں شامل ہو جائیں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

آنکھوں کا اثر عام صحت پہ

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی "سرمہ ممیرا خاص" جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے ۴/۔ چھ ماشہ ایک روپیہ تین آنے تین ماشہ گیارہ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

حب ایارج فیقرا

یہ گولیاں صرع۔ مالیخولیا۔ فالج سکتہ رعشہ۔ لقوہ۔ تشنج۔ شقیقہ وغیرہ امراض کے لئے مفید ہیں۔ موسم برسات میں بالعموم قبض رہتی ہے۔ ان گولیوں کا استعمال قبض کو رفع کرتا ہے۔ مزید برآں برسات کے بعد موسم میں جو خاص تبدیلی آجاتی ہے۔ اس میں کمزور طبائع۔ فالج۔ زکام اور نزلہ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ایسے دوستوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ ابھی ان کا استعمال شروع کردیں۔ تا ان بیماریوں کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ جن لوگوں کے ہاتھ پاؤں سن رہتے ہیں۔ انہیں بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ فالج کا پیش خیمہ ہوتا ہے لہذا وہ بھی ان کا استعمال رکھیں۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

ضرورت

لاہور میں ایک معقول اور شریف گھرانے کے لئے ایک دیانتدار خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو معمولی کھانا وغیرہ بھی پکانا جانتی ہو۔ ملازمت مستقل ہے کھانے اور کپڑے کے علاوہ تنخواہ معقول دی جائیگی درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں

معرفت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور

یکم ستمبر کو وی پی ارسال ہونگے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وصولی کے لئے تیار رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں درس القرآن کے متعلق اعلان کی وضاحت

درس القرآن کے متعلق اعلان میں لکھا گیا ہے۔ کہ قاضی محمد نذیر صاحب پہلے عشرہ میں درس دیں گے۔ قاضی صاحب تبلیغی دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ وہ اعلان کو دیکھ کر واپس نہ آ جائیں۔ ان کا درس تیسرے عشرہ میں کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فیصلہ چندہ نہ دینے والوں کے متعلق

"ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"

نیز فرمایا کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروایا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"

اس لئے عہدہ داران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہوں جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ہمراہ نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جائے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری امور عامہ

نظارت امور عامہ کی طرف سے پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے۔ کہ سیکرٹریان امور عامہ جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری از یکم مئی ۱۹۴۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک بھجوا دیں۔ تا نظارت کی سالانہ رپورٹ تیار کی جا سکے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ اس وقت تک جماعتوں نے توجہ نہیں فرمائی۔ مہربانی کر کے یکم ستمبر ۱۹۴۳ء تک جملہ سیکرٹریان امور عامہ مقامی و بیرونی جماعت ہائے اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں بھجوا دیں۔ ورنہ مجبوراً مطبوعہ سالانہ رپورٹ میں لکھنا پڑے گا۔ کہ باوجود مطالبہ کے رپورٹ نہیں آئی۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی رپورٹ بھجوانے کے ذمہ وار ہیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ لائبریری یادگیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ یادگیر حیدر آباد نے ایک احمدیہ لائبریری کھولی ہے جس کا افتتاح ۱۷ اگست کو ہوا ہے جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی اس کے بانی ہیں لائبریری میں ۴ ہزار کتابیں موجود ہیں۔ اور سلسلہ کے تمام اخبارات کے علاوہ لاہور دہلی اور حیدر آباد کے بھی بعض اخبار آتے ہیں۔ سلسلہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی جاتی ہیں بلکہ جو چاہیں ان کے مکانوں پر بھی پہنچانے کا انتظام ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل مولوی فاضل سیکرٹری لائبریری

مجلس مرکزیہ انصار اللہ کے فنڈ میں عطیہ! خاکسار قبل ازیں مرکزیہ انصار اللہ کے فنڈ کی مضبوطی کے لئے اخبار الفضل میں تحریک کر چکا ہے۔ اور بتا چکا ہے۔ کہ فنڈ کی کمزوری کی وجہ سے بہت سے ضروری کام رکے پڑے ہیں۔ اس تحریک پر نواب محمد الدین صاحب نے اس فنڈ کے لئے ۵۰ روپیہ عطا فرمائے ہیں۔ جماعت کے دیگر ذی استطاعت احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ بھی انشاء اللہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۶ اگست امریکی بمباروں نے کل اٹلی کے مشرقی ساحل کے ایک اہم جنکشن فوجیا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور مارشلنگ یارڈوں پر بم گرائے۔ جنوبی اٹلی کے اہم ٹھکانوں کو برابر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک گاڑی برباد کر دی گئی۔ جرمن فائٹر مقابلہ کے لئے آئے۔ لیکن کوئی نقصان نہ پہنچا سکے

لنڈن ۲۶ اگست ہوائی وزارت کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر برلن پر حملہ کیا۔ بحیرہ روم میں ایک اطالوی کروزر کو بموں سے تباہ کر دیا۔ پچھلے تین روز سے برابر برلن پر حملے کئے جا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ اگست جنوب مشرقی ایشیاء کی نئی کمان کے افسر اعلیٰ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن بعض جنگی مشوروں کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ۔ امریکہ۔ اور کینیڈا کی حکومتوں نے قومی آزادی کی فرانسیسی کمیٹی کو چند شرائط کے ساتھ تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۶ اگست۔ اٹلی کے مشرقی ساحل کے اہم ریلوے جنکشن فوجیا پر حملہ کی خبر موصول ہو دی گئی ہے۔ اس حملہ میں اس لائن کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ جو نیپلز سے باری کو جاتی ہے۔ ساٹھ اور سو کے درمیان دشمن کے فائٹر مقابل پر آئے۔ ان میں سے ۱۵ گرائے گئے۔ اور گیارہ شاید اور برباد ہوئے۔ ریلوں، انجنوں اور فوجی گاڑیوں کو بھی سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اطالویوں نے مان لیا ہے۔ کہ اس حملہ سے بہت نقصان ہوا۔ حملہ آور طیارے اس قدر نیچے اتر آئے۔ کہ دشمن کے آدمیوں کو رائفلوں کا نشانہ بنایا گیا۔

چنکنگ ۲۷ اگست امریکن طیاروں نے چہار شنبہ کے روز ہانگ کانگ پر دو بار حملے کئے۔ اسی طرح ہنکاؤ کے علاقہ پر حملے کئے۔ سب حملوں کے نتائج شاندار رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۷ اگست لارڈ لوئی کا یہاں قیام بہت مختصر ہوگا۔ اور آپ عنقریب ہندوستان پہنچکر اپنے نئے عہدہ کا چارج لیں گے۔

لنڈن ۲۷ اگست تین جرمن بمباروں نے ڈنمارک کے ساحل کے پاس چہار شنبہ کی رات کو دو سویڈش جہاز غرق کر دیئے۔ جو ہالینڈ اور ڈنمارک کے درمیان مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔

ماسکو ۲۷ اگست۔ خارکوف کے مغرب کی طرف روسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور جنوبی روس میں اب دشمن کے لئے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ دونیٹس اور ملیٹوپول کے درمیان بھی پیشقدمی ہوئی۔ اور انہوں نے چند بستیوں پر قبضہ کر لیا۔ ڈونیٹز کے نشیب میں بھی روسیوں کو کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وار شیلو گراڈ کے جنوب مغرب میں بھی وہ بڑھ رہے ہیں۔

بمبئی ۲۷ اگست سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ بمبئی یونیورسٹی کے جو طالب علم میدانی فوج اور ہوائی یا سمندری بیڑے میں بھرتی ہوں گے ان کو خاص رعائتیں دی جائیں گی۔

کراچی ۲۶ اگست سندھ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر سندھ کے کسی حصہ سے اونٹ یا دیگر مویشی دوسرے علاقہ میں نہیں لے جائے جا سکتے۔

دہلی ۲۶ اگست کل فوڈ ممبر بنگال کے وزیر اعظم اور دیگر وزراء کے ساتھ صوبہ میں اناج کی حالت کے بارہ میں بات چیت کی

پشاور ۲۶ اگست صوبہ سرحد کی مہاسبھا کے صدر رائے بہادر مہر چند کھنہ کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔

الجزائر ۲۶ اگست الجزائر ریڈیو کا بیان ہے کہ مسولینی کے زوال کی طرح جلد ہی اٹلی میں ایک انقلاب کا اعلان ہونے والا ہے۔ جرمن طوفانی فوج کے چند اہم دستے روم میں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ اگست جرمن ریڈیو پر کہا گیا ہے۔ کہ جبرالٹر میں جہازوں کی نقل و حرکت بڑی تیزی سے ہو رہی ہے۔ چار جہاز کل یہاں پہنچے تھے۔ ان سے فوجیں اتاری گئیں۔

لنڈن ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی سفیر سر سموئیل ہور نے جنرل فرانکو سے مطالبہ کیا ہے کہ سپین جرمنی اور اٹلی سے تعلقات توڑ لے اور روسی محاذ سے اپنی فوجیں بلا لے

روم ۲۵ اگست۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ فیسی اسٹ پارٹی کے سابق جنرل سیکرٹری کو ۲۳ اگست رات پولیس نے خلاف آئین سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ اسے حوالات میں پہنچایا جا رہا تھا۔ کہ اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ جس پر اسے گولی سے اڑا دیا گیا

واشنگٹن ۲۵ اگست واشنگٹن ایوننگ سٹار اس خبر

ذرا سی بے احتیاطی سے
لاکھوں انسان ملیریا بخار کا شکار ہو جاتے ہیں
اس لئے احتیاط کے طور پر ہمیشہ
کونین ٹیبلٹس (ٹکیاں)
کی شیشی اپنے پاس رکھئے۔ اور کونین ٹکیہ احتیاطاً روزانہ استعمال فرماتے رہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ملیریا آپ کو بھی زیر کرے۔
قیمت فی شیشی (۲۵ ٹکیہ) دو روپیہ
پتہ:۔ دی کونین سٹورز قادیان

کونین پاؤڈر
کے استعمال سے بہتوں کا بھلا ہوگا
(نوٹ) کونین ٹیبلٹس طلب کرنے پر ان کے ہمراہ کونین پاؤڈر کی خصوصیات بھی ارسال کر دی جائیں گی۔
قیمت مکمل کورس ۴ تولہ دو روپے